نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ؀ | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۲۹ - جلد ۷ | لودیانہ ۱۷ جولائی ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمیس امریل متخلص گل ازر وڑکی

دیکھا عالم میں نہ عیسیٰ سا بھی دلدار ہنوز۔
مونس اُس سا نہ کوئی اور نہ غمخوار ہنوز
رنج غم درد والم کا آئی حبیب واز بس۔
چارہ گر اپنا وہ ہی ہے و مددگار ہنوز
بیوفائی ہے کری ہمنے گو اُس سے صدبار۔
پر سدا یار رہا وہ ہی وفادار ہنوز
یاروبازار محبت میں بجز عیسیٰ کے۔
کوئی ہرگز نہ ہوا اپنا خریدار ہنوز
لی خبر تیری دلا اُس نے فلک سے اگر۔
بے خبر تو نہ ہوا پھر بھی خبردار ہنوز
درمان اگر نہ ہمارا جو وہ دلبر کرتا۔
جاتا ہرگز نہ گنہ کا کبھو آزار ہنوز
وصف جاناں کے ای گل دیکھہ تو لاکھوں ہیں بہی۔
نیند غفلت سے ہوا حیف نہ بیدار ہنوز

نور افشاں

اخلاقی تعلیم

سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ بشپ ملمن صاحب اور دیگر معزز صاحبان یورپین کا راءِ اس ملک کے کالج اور سکولوں کی تعلیم کے بارہ میں یہہ ہے کہ حال کے طالب العلم تعلیم حاصل کر چکنے کے بعد دنیا میں جنگلی درندونکیطرح داخل ہوتے ہیں اور اُنکے اوضاع واطوار نشست و برخاست اور اپنے ہموطنوں کے ساتھہ سلوک کے طریق بالکل وحشیانہ ہیں۔ چونکہ عام حالت کے لحاظ سے یہہ راءِ فی الواقعہ صحیح مانا جاتا ہے تو اُسکے تعلق چند باتونکا نور افشاں کی معرفت ذکر ہونا ہماری دانست میں خالی از فایدہ نہیں ہوگا +

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے کالج اور سکولونکی تعلیم کا بڑا بھاری نقص ایک یہہ ہے کہ اُنمیں تہذیب اخلاق کا مطلق لحاظ نہیں کیا جاتا عقل کی ترقی ضرور ہے مگر یہہ ترقی صرف ایک جزو ہے اور دوسری جزو یعنے اخلاق کی فروگذاشت کے سبب ہماری تعلیم ادھوری ٹھہرتی ہے اور اسی ادھورے پن کے سبب ہم بڑے بڑے آدمیوں کے نزدیک جنگلی درندے گنے جاتے ہیں چنانچہ جب ہمارے طالب العلم علم کا دفتر طے کر کے اسکولوں اور کالجوں سے باہر نکلتے ہیں تو پہلے اُنکے چھوٹے سے سروں میں اکثر مغزوری کی بھاری ہوا بھر جاتی ہے تھوڑے ہیں جو اُس حالت میں انسان کو انسان جانتے ہیں اور بہت وہ جو اپنے نزدیک کسی دوسرے کو آدمی نہیں سمجھتے اور دوسروں کے ساتھ خلق سے پیش آتے میں اپنی کمال مہربانی تصور کرتے ہیں۔ کچھ کچھ انگریزی لباس کی تقلید اور گفتگی کے انگریزی الفاظ کے استعمال سے علم کی اصل اغراض کو پورا کرنیکے بجائے اُلٹے

انکی بعزتی اور نفرت انگیز کیا باعث بنتے ہیں یہہ نتایج ہماری دنیوی تعلیم کے ہیں جو محض علم اخلاق کو شروع سے مد نظر نہ رکھنے کے باعث پیدا ہوتے ہیں مگر افسوس ہماری تعلیمی نقص کی حد کچھ یہیں نہیں ختم ہو جاتی ہم دیکھتے ہیں کہ انسان نہ صرف اِس دنیا بلکہ آئندہ دنیا کے لئے پیدا کیا گیا ہی اور جب یہہ صحیح ہی تو ہمارے کالجوں اور سکولوں کی تعلیم گو وہ دنیاوی معاملات کے احسن طور پر طے کرنے کے لئے کیسی ہی عمدہ کیوں نہ ہو مگر جب اُس سے دینی معاملات میں کچھ مدد نہیں ملتی تو وہ کسی وجہ سے کامل تعلیم نہیں کہلا سکتی بلکہ اُسکی طرح طرح کی فلاسفی اور منطق وغیرہ سے غیر مذاہب کی پابندی جو اکثر اوقات تعلیم آدمی کو بعض جرائم کے ارتکاب سے باز رکھہ سکتی ہی بالکل ٹوٹ جاتی ہی اور اُسپر اخلاقی تعلیم کے نہونے سے نوجوان طالب العلم مدت کے بندھے ہوئے گھوڑے کی طرح اگاڑی پچھاڑی توڑا کر بے وسواس دنیا کے جنگل میں کودنے پھاندنے لگ جاتے ہیں بعض دھریہ پن کے میدان میں چکر لگاتے ہیں اور بعض الحاد کی چراگاہ میں چرتے پھرتے ہیں غرض جیسا دل چاہتا ہی بے روک ٹوک آزادانہ زندگی بسر کرتے ہیں +

ہم اپنی گورنمنٹ کی صلح کل پالسی میں دست اندازی کر کے یہہ نہیں کہنا چاہتے کہ سرکاری مدارس میں ضرور کسی خاص مذہب کی تعلیم جاری ہونا چاہئے ۔ نہیں ۔ مگر ہم اس گذارش سے کسیطور باز نہیں رہ سکتے کہ ایک آدہ گھنٹہ ہر ایک سکول میں مذہب اخلاق کی تعلیم ضرور جاری کرنا چاہئے خواہ بذریعہ کتاب اور خواہ بذریعہ لکچر تاکہ ترقی عقل کے ساتھ ترقی اخلاق بھی حاصل ہوتی جاوے +

اخلاقی تعلیم شاگردوں کو پورے طور سے تب دیجا سکتی ہی جب تعلیم دینیوالے خود مہذب ہوں اور تہذیب اخلاق کو سب سے مقدم سمجھکر طلبا کی نشست و برخاست گفتار و رفتار میں ہر وقت مد نظر رکھیں اسلئے ضرور ہی کہ مدرسوں کے انتخاب کرنے میں اُنکے اخلاق اور علمیت دونوں کا برابر لحاظ کیا جاوے ۔ اخلاق کے یہہ معنے نہیں کہ اُستاد تعلیم کے وقت شاگردوں کے سامھنے ہر وقت کشیدہ مزاج بنا رہے اور اُنکو ہمیشہ دبا تا رہے بلکہ جہانتک ہو سکے سنجیدگی اور محبت کے ساتھ اُنسے سلوک کرے ہنسنے کے وقت واجب طور سے ہنسے اور سنجیدہ بات کے موقعہ پر سنجیدگی سے تعلیم دیوے کیونکہ اگر شاگرد اُستاد سے صرف ڈرتا ہے تو دونو کے درمیان وہ دلی رفاقت جو حسن اخلاق کا نتیجہ ہی کبھی پیدا نہیں ہوگی کیونکہ جہاں صرف خوف ہی وہاں محبت نہیں ۔ ہم درندوں سے ڈرتے ہیں اور اِسیواسطے اُنکو پیار نہیں کرتے +

مشن سکولوں کے حقمیں ہم البتہ بلا طرفداری کہہ سکتے ہیں کہ اُنکی علت غائی ضرور اخلاقی تعلیم دینا ہی اور شپ ملمن صاحب وغیرہ کی نکتہ چینی اُنپر چنداں عاید نہیں ہو سکتی بعض کہہ سکتا ہی کہ مشن کے تعلیم یافتوں اور سرکاری تعلیم یافتوں میں جب سکول چھوڑ دیتے ہیں تو اخلاقی فرق چنداں نظر نہیں آتا جواب میں کہا جاتا ہی کہ ہمکو اپنے فرایض ادا کرنیمیں سرگرم رہنا چاہئے اُنکا اثر خاطر خواہ ہونا یا نہ ہونا یہہ الگ بات ہی مثلاً خدا نے انسان کو نیک کام کرنیکے واسطے پیدا کیا ہی اور ہر طرحکے سامان جن سے وہ منزل مقصود تک پہونچ سکے بہم پہونچا رکھے ہیں پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ شریروں کا شمار شاید نیکوں سے زیادہ ہی مگر اِس سے ہم خدا کے انتظام پر کسی طرح اُنگلی نہیں دھر سکتے ویسا ہی اگر طالب العلم بعد فراغت تعلیم اچھے چلن کے نہ نکلیں تو ہم مشن سکول کے سپرنٹنڈنٹوں یا منتظموں کو اِسبارہ میں بُرا بھلا نہیں کہہ سکتے ۔ مسیح کی یہہ تعلیم کہ جسکے پاس ہی اُسکو اور دیا جائیگا اور جسکے پاس نہیں اُس سے وہ بھی لیا جائیگا اسی سے تصدیق ہوتی ہی سالہا سال ہزاروں طالب العلم مدرسہ میں تعلیم پاتے ہیں مگر پاس شدوں کی تعداد بہت کم نکلتی ہی ویسا ہی اخلاق اور دین کے متعلق میں سمجھنا چاہئے تعلیم تو سب کے لئے یکساں ہی مگر برگزیدے تھوڑے ہیں فقط

حالت اسلام

کیا غرض کسیکو جو پردہ کھولے
بھوت وہ جو سر پہ چڑھکے بولے

—— دو ہفتہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اخبار انجمن پنجاب و اخبار سینٹفک سوسائٹی علیگڈہ وغیرہ اخبار لاہور و نسیم سحر عظیم آباد جنکے ایڈیٹر بھی مسلمان ہیں اپنے اخباروں میں لکھتے ہیں کہ اسلام کی حالت اب کچھ اچھی نہیں ہی اور اسلام میں بہت ضعف آگیا ہی ۔ چنانچہ اخبار نسیم سحر مطبوعہ ۸ جولائی ۱۸۸۹ء میں لکھا ہی کہ ہر کمالے را زوالے یعنے اسلام کی جو ترقیاں دوسری صدی سے لیکر ساتویں صدی تک ہوئیں وہ حاجت بیان نہیں رکھتیں لیکن آٹھویں صدی سے تنزل نے برباد کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ بارھویں صدی میں یہی قوم تمام دنیا کی برائیوں میں ضرب المثل ہو گئی وغیرہ وغیرہ وغیرہ +

کچھ عرصہ ہوا کہ ہمنے ایک مضمون صرف ایک صاحب اسلام کے اخبار سے انتخاب کر نور افشاں میں درج کر لیا تھا جسپر ایک دو صاحب جنکو ظاہری نمود بڑھانیکا بڑا شوق ہی بلکہ اُنکو یہی عارضہ بھی ہی بہت گھبرائے تھے اور ہمارے ساتھ اُنکو ملا کر بہت بُرا بھلا کہا تھا دیکھیں وے صاحب اب اِن چاروں کے حقمیں کیا کہتے ہیں ۔ کیونکہ سچ رہ جاتا اور جھوٹھ گو پنجابی مثل نہایت ہی راست اور درست ہی + جو سبب ہمنے اخبار نور افشاں مطبوعہ یکم مئی ۱۸۸۹ء میں ضعف اسلام

[illegible]

تقیہ محمدیوں کے اس دعوی کی تحقیق کہ عیسائی اور یہودیونکی کتابیں تحریف اور تبدیل ہوئی ہیں کہ نہیں

پھر فرض کرو کہ خدانے محمدیوں کو فرمایا کہ جو تمکو شک ہو تو کتاب والوںسے پوچھو اور یہہ حکم منسوخ نہیں پس ہم کہتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم کو توریت اور انجیل کی تعلیم کے ساتھہ مقابلہ کرکے دریافت کریں کہ قرآن کی تعلیم صحیح ہے کہ نہیں لیکن مقابلہ کس طرح ہوسکے کہ بقول محمدیاں اُنکی تحریف ہوگئی اور اگر یہہ بات سچ ہے اور قرآن بھی سچ ہے تو خدانے کیوں فرمایا کہ کتاب والوںسے پوچھو کیونکہ کتاب تو تحریف ہوگئی تھی ہماری سمجھہ میں یہہ بات نہیں آتی دانا اس بات کو سمجھیں +

۲- پر خدانے موسیٰ کی معرفت حکم دیا کہ جو میں تم کو فرماتا ہوں اُسکو نہ بڑھاؤ اور نہ گھٹاؤ تاکہ تم اُن حکموں کو جو میں تمکو دیتا ہوں مانو۔ اور پھر انجیل کے سب سے پچھلے باب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی اس کتاب کی نبوت میں باتیں بڑھاویگا خدا اُس پر وہ مصیبت جو اِس کتاب میں لکھی ہیں بھیجیگا اگر وہ اُسمیں سے کاٹیگا خدا اُسکا حصہ زندگی کے دفتر سے نکالیگا اور جب ہر ایک عیسائی کو معلوم تھا کہ خدا کے کلام کا تغیر کرنا بڑا گناہ ہے اور ایسے بدکام کرنے سے وہ عاقبت میں ملعون ہوگا تو کس طرح اُسنے ایسا قصور کیا اور اگر کسی نے ایسی بیوقوفی کری ہے تو سب کس طرح اُسکو ماننے چلے آتے ہیں اگر کوئی کہے کہ صرف ضد کیواسطے عیسائی ایسا کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ جب محمد کا ذکر انجیل میں صاف لکھا تھا تو عیسائی کیونکر اُس سے ضد کر سکتے البتہ یہودی غلطی سے ایسی ضد کرتے تھے اور سبب اُسکا یہہ تھا کہ وے اُمید رکھتے تھے کہ وہ مسیح جسکی پیشگوئی ہماری کتابوں میں ہے جب آئیگا تو سب پر غالب ہوکر بڑی بادشاہت مقرر کریگا لیکن عیسیٰ غریب آدمی تھا اور کہتا تھا کہ میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں بلکہ روحانی ہے اسواسطے وہ اُس سے دشمنی کرتے تھے باوجود اِسکے اُنہوں نے اپنی کتابوں میں سے مسیح کی پیشگوئیاں نہیں نکالیں اگر محمد کی پیشگوئیاں انجیل میں تھیں تو عیسائی لوگ کیونکر اپنی ضد اور دشمنی کرتے کہ اس سبب سے بالکل اپنی کتاب کو خراب کرڈالتے اور اگر یہہ سبب بھی نہ تھا تو اُنہوں نے ہرگز یہہ بدکام کبھی نہیں کیا کیونکہ اُنکی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی ایسے کام کریگا اُسپر خدا کی لعنت ہوگی اور اس کام سے دنیا کا بھی کوئی فایدہ حاصل نہ ہوا چنانچہ سب عالم جانتے ہیں کہ محمد کی وفات کے بعد خلیفہ عمر وغیرہ نے جلدی دین محمد کو تلوار کے زور سے اُن ملکوں میں پھیلایا جن میں بہت عیسائی بھی رہتے تھے اور جو عیسائی اسلام کو قبول کرتے تھے اُنسے محمدی نرمی پیش آئے اور جو قبول نہیں کرتے تھے اُن پر بڑی سختی کی بلکہ اب تک محمدی اُن عیسائیوں پر جو اُن کے ملکوں میں رہتے ہیں سختی کرتے ہیں پس عیسائیوں کو اپنی کتابوں کی تحریف کرنے سے کچھہ فایدہ اس دنیا میں نہ ہوا بلکہ سراسر نقصان اور خطرہ جان ہوا اور عاقبت میں خدا کی لعنت کی اُمید ہوئی پس اپنی کتابوں کو بدلنے سے کوئی مطلب نہ نکلا پھر کس لئے ایسا بدکام کیا +

۳- یہہ بات مشہور ہے کہ اگلے دنوں میں بہت سے عیسائیوں نے اپنے ایمان کے سبب ہر طرح کی تکلیف اُٹھائی تھیں بہتوں نے اپنے دین کے سبب اپنی جان بھی دی اگر حاکموں نے اُنسے کہا کہ اپنے دین کو چھوڑ دو یا اپنی جان سے ہاتھ دھوؤ تو بھی اُنہوں نے اپنی جان بچانے کے واسطے اپنا دین نہ چھوڑا اُن میں بہت عالم و فاضل بھی تھے اور حاکم کا یہہ مطلب تھا کہ اگر ان کو مار ڈالیں تو اُنکے شاگرد نا اُمید ہوکر پھر اپنے پُرانے مذہب یعنے بت پرستی کی طرف پھر جائینگے جب اُنہوں نے اپنے اوپر تکلیفیں اُٹھائیں اور جانیں گوائیں تو کس طرح ہوسکتا کہ ایسے ایماندار لوگ اپنی کتابیں بدل ڈالیں اور باوجود اسبات کے کہ اُنکو معلوم تھا کہ ہماری کتابیں بدل گئی ہیں اور وہ کتابیں جو ہمارے پاس ہیں صحیح نہیں ہیں اور جو باتیں اُن میں لکھی ہیں ماننے کے لائق نہیں ہیں تو کس لئے وہ اپنی جان دینے میں راضی ہوتے تھے پھر دیکھو کہ ہر زمانے میں مسیح کیوقت سے لیکے آجتک عیسائی لوگ نہایت تکلیف اُٹھاکر اپنے دین کے پھیلانے میں نہایت کوشش کرتے چلے آتے ہیں اور روپیہ بھی بہت خرچ کرتے ہیں اس طرح کسی اور مذہب والوں نے نہیں کیا اب لوگ جانتے ہیں کہ بہت برسوں سے اِس ملک میں عیسائی اپنی کتابیں ہندوؤں اور محمدیوں کو مفت دیتے ہیں یا اُن کی قیمت کا چوتھا حصہ لیتے ہیں جس سے چھپنیوالوں کی طلب بھی پوری نہیں ہوتی اور مدرسے بھی مقرر کرتے ہیں کہ لڑکوں کو اپنی کتابیں سکھلاویں اگر وہ جانتے کہ ہماری کتابیں حقیقت میں خدا کی کلام نہیں تو کسواسطے یہہ سب کچھہ کرتے +

۴- یہہ بات بھی قایل سمجھنے کے ہے کہ جو آدمی اپنی کتاب کو خراب کرتے ہیں وہ بیشک خراب اور جسمانی خواہشوں سے بھرپور ہوتے ہیں پس وہ ضرور اپنے مزاجوں کے موافق اُنکو بدلینگے اور ایسی باتیں اِن میں درج کرینگے جنسے جسمانی لوگ خوش ہوں مگر ایسی باتیں انجیل میں ہرگز نہیں پائی جاتیں بلکہ برعکس اسکے جو تعلیم انجیل میں ہے وہ جسمانی مزاج کے برخلاف ہے اور جسمانی لوگ اس سے دشمنی کرتے ہیں اور دشمنی کرینگے اور وہ تعلیم یہہ ہے کہ

آدمی گناہ میں پیدا ہوا اور وہ بالکل کمزور اور لاچار ہے یہانتک کہ وہ کچھ نیکی نہیں کر سکتا جس سے خدا راضی ہووے کیونکہ اُس کا روزہ و حاجی زکوٰۃ و محبت ایمان توبہ وغیرہ کامل نہیں بلکہ یہہ سب گناہ آلودہ ہیں اور جب آدمی لاچار ہوا مسیح اپنے ازلی جلال کو چھوڑ کر دنیا میں آکر مجسم ہوا تکلیف اور دُکھ اُٹھائی صلیب پر مارا گیا تاکہ گنہگاروں کے قصوروں کو اِس طرح معاف کراوے کہ جو کوئی مسیح پر ایمان لاوے خدا اُن پر رحم فرماوے اور اپنی بے نہایت رحمت سے اُنکو بچاوے۔ پس تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جسمانی لالچی شہوتی لوگ کیا محمدی کیا ہندو کیا نام سے عیسائی ان باتوں سے آجتک دشمنی کرتے ہیں ای عزیزو سوچو کہ اگر عیسائی لوگ اپنی کتابیں خراب کرتے تو وہ سچے دیندار اور روحانی عیسائی نہ ہوتے بلکہ جسمانی ہوتے پھر کس طرح ایسی باتیں درج کرتے بلکہ اگر ایسی باتیں انجیل میں پاتے تو ضرور اُنکو کاٹ ڈالتے + باقی آیندہ

منقولات

پطرس کا گرنا اور توبہ کرنا

تب وے اُسے پکڑ کے لیچلے اور سردار کاہن کے گھر میں لیگئے اور پطرس دور دور اُسکے پیچھے چلاجاتا تھا وغیرہ — لوقا ۲۲ باب ۵۴ — ۶۲ +

پاک کلام کے مصنف سب کے سب نیک نیت اور راستباز آدمی تھے۔ اِس دعوی کا سب سے بھاری ثبوت یہہ ہے کہ اُنھوں نے بڑی دیانتداری سے اپنے اور اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے خیالات اور کاموں کا بیان کیا اسطرح کہ اُن کے نیک کاموں کے ساتھ اُنکی بدی بھی بلا کمی و بیشی بیان کی۔ بعضے کہتے ہیں کہ پاک کلام کے مصنف بد دیانت تھے اسلئے کہ اُنہوں نے اپنی خود غرضی سے اپنے ہمجنسوں کے دھوکھا دینے کے لئے ایک جھوٹھے مذہب کے پھیلانے میں کوشش کی۔ لیکن یہہ قول اُنکا نامناسب تھا اور غیر واجب ہے۔ اسواسطے کہ اگر بالفرض وے بے ایمان اور خود غرض ہوتے تو بیشک وے صرف اپنی اور اپنے دوستوں کی بھلائیوں اور نیکیوں ہی کا ذکر لکھتے اور بدکاموں میں سے ایک کا بھی ذکر ہرگز نہ کرتے لیکن ہمکو پاک کلام کے پڑھنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح اُس میں اور لوگوں کی بھلائیاں اور بُرائیاں صاف صاف لکھی ہیں اسیطرح مقدس رسولوں اور نبیوں کی نیکیاں اور بھلائیاں بلا تعریف اور مبالغہ اور اُنکے قصور اور گناہ بغیر سازش اور بناوٹ کے مندرج ہیں تو اِس سے صاف ثابت ہوگیا کہ وے بد دیانت اور خود غرض نہ تھے۔ چنانچہ اِسکی ایک مثال اِس باب میں موجود ہے وہ یہہ ہے کہ پطرس ایک رسول جو خاصکر عزت اور تعریف کے لایق اور مسیح کے شاگردوں میں بزرگ تھا اور مسیح کو بہت پیار کرتا اور کہتا تھا کہ اگرچہ سب تیری بابت ٹھوکر کھاویں پر میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤنگا۔ اُسنے امتحان کیوقت مسیح کا انکار کیا۔ یہہ بات ہمارے اور تمہارے بچانے کے لئے لکھی گئی ہے تاکہ ہم اور تم شیطان کے جال میں پھنسکر اپنے مالک کا انکار نہ کریں بلکہ اُسپر غور کر کے ہوشیاری کے ساتھ مسیح میں قایم رہیں +

۱۔ اب ہم پہلے پطرس کے گرنے پر غور کرتے ہیں کہ اُسنے کیا کیا۔ اِس میں ہم تین باتوں پر سوچینگے۔ اول اسپر کہ اُسنے مسیح کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اُسکا حال اسطرح لکھا ہے کہ جب ہیکل کے سردار اور بزرگ وغیرہ یہوداہ کے ساتھ گتسمنی باغ میں عیسیٰ کو پکڑنے آئے اور اُسکو پکڑ کے سردار کاہن کے گھر لیگئے۔ تب پطرس نے بھی کیا کیا؟ وہ دلاوری کے ساتھ مسیح کا اقرار کر کے اُسکے ساتھ رہا اور کیا اُسنے پیشتر کی مانند اُسوقت بھی کہا کہ اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی ضرور ہو تو بھی تیرا انکار نکرونگا نہیں بلکہ اُسوقت اُسنے صرف اپنی ہی سلامتی کے لئے فکر کی اور مسیح کے ساتھ دُکھ اور تکلیف اُٹھانے پر مستعد نہ ہوا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ پطرس دور دور اُسکے پیچھے چلاجاتا تھا۔ پس یہاں سے ثابت ہوا کہ پطرس نے مسیح کا ساتھ چھوڑ دیا اور اسی باعث وہ روحانی طور سے برگشتہ ہوا۔ یہہ کیسی مفید خیال ہے کہ اگر ہم مسیح کے ساتھ حلیم نہ ہوویں تو گویا ہم دور دور اُسکے پیچھے چلے جاتے ہیں۔ ہر ایک مسیحی پر فرض ہے کہ وہ مسیح کے ساتھ رفاقت کرنے اور ہمیشہ اُسکے پاک نمونہ کو دیکھ کر اور اُسکے حکموں پر عمل کر کے اُسکے ساتھ ساتھ چلے یعنے اُسکے واسطے دُکھ اور تکلیف اُٹھاوے اور راحت اور آرام کی خاطر شیطان کے جال میں پھنس نہ جاوے۔ کیونکہ ہم سب یہہ سمجھتے ہیں کہ شیطان کے پھندے میں بڑی آسانی اور آرام ہے تب ہی تو ہم مسیح کو چھوڑ کر شیطان کی مرضی کے موافق چلتے اور غفلت میں رہتے ہیں۔ یہانتک کہ ہمارے دل مسیح کی طرف سے بالکل ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ ای پڑھنے والو خبردار ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل مسیح کے گھر اور عبادت اور رفاقت اور دعا کو چھوڑ کر دنیا اور دنیاوی چیزوں سے بھر جائیں اور تمہاری روحانی خوشی اور قوت سے دور رہیں +

۲۔ دوسری بات یہہ ہے کہ پطرس بدرفاقت میں شریک ہوا یعنے وہ غیر لوگوں کا ساتھی ہو کر اور مسیح کے پیچھے دور دور چلکر سردار کاہن کے گھر میں داخل ہوا۔ باقی آیندہ

مراسلات

تقیہ شادی بیوگان

آپکو خوب معلوم ہیکہ اِس رسم سے ہر روز کیا کیا خرابیں اور بدنامیں واقع ہوتی ہیں کیسے اچھے اچھے گھروں کی بہو بیٹیاں نوکروں سے بگڑی جاتی ہیں اور حرام کاری کرتی ہیں اسقاط حمل کرتی ہیں کوئے ڈوب مرتی ہیں اور بعض اوقات کچہری دا ستیال تک نوبت پہنچتی ہے پس اب آپ صاحبان غور فرما کر وزن کرلیں کہ یہہ بدنامی اچھی ہے یا دوسری شادی کرنے کی بدنامی اچھی۔ اِس امر میں اُنکو بالکل قصور وار نہیں کہہ سکتا چاہیے وہ کیسی ہی حرکات ناشایستہ کریں کیونکہ کسطرح ممکن ہیکہ ایک لڑکی کہ جسنے کبھی اپنے خاوند کو نہیں جانا ہے بیوہ ہوکر ساری عمر پرہیزگاری و پاکدامنی سے گذارے۔ آپکو معلوم ہوگا کہ از روئے طب بھی ثابت ہوگیا ہیکہ عورتیں مردسے وہ چند شہوت نفسانی ہے پس کسطرح ممکن ہیکہ جب آدمی کو چالیس برس کی عمر میں حرص عقد ثانی باقی ہوتی ہے تو وہ لڑکی کہ جسنے کبھی اپنے خاوند کو نہیں جانا ہے تمام عمر پاکدامنی اور پرہیزگاری میں گذارے۔ آپ صاحبونکو واضح رہے کہ اِس قسم کے تمام گناہ آپکی ہی گردن پر رکھے جاتے ہیں اور قیامت کے روز آپ قادر مطلق کے حضور صرف آپکو ہی اُنکی جوابدہی کرنی اور شرمساری ہوگی کیونکہ اُن کے فاعل تنہے ہونگے نہیں سے تو اکثر بروقت پیش ثبوت وجوہات بالا عدالت قادر مطلق سے گناہ و سزا سے بری ٹھہرائی جائینگی پھر ست بچنوں سے دریافت ہوگا کہ تمنے کیوں اُنکی شادی ثانی نہ ہونے دی کہ جسکے سبب اُنسے اسقدر گناہ ظہور میں آئے مگر وہ بھی یہہ ثبوت دلیل پیش کرکے بری ہوں گے کہ ای جگدیشور ہم تو اس دنیا میں مورکھ اور نِل شُدھ تھے ہمکو کیا عقل اور کیا فہم تھی کہ جس سے ہم نیک وبد میں تمیز کرتے اور یہہ سوچتے کہ اِسکے سبب کیا ظہور میں آویگا ہمکو تو جو برہمنوں نے بتایا وہ ست جانا اور جو بتلایا اُسکی اندھے ہوکر اور آنکھ بند کرکے پیروی کی۔ پس انکی بھی دلیل قوی اور قابل پذیرائی ہے اسلئے وہ بھی مجرم قرار نہیں ہوسکتے کیونکہ قادر مطلق نے خود فرمایا ہے کہ میں ہر ایک کو اپنے انصاف کے موافق سزا دونگا۔ پھر آپ طلب ہونگے مگر افسوس صد افسوس کہ آپکو اُسوقت کوئی جواب نہ آویگا اور آپ کوئی دلیل پیش نہ کرسکینگے کہ جسکے وسیلہ سزا سے بری ہوں پس آخر آپ پر یہہ جرم ثابت ہوکر اِن سب گناہوں کی سزا کا حکم ہوگا مگر ہاں البتہ اسقدر ضرور ہے کہ آپکی ہمدردی اور تسلی کو اُسکے بانی بہانی پنڈت جی مہاراج پنڈت شاستر جی مذکورہ بالا آپکے ساتھ ہونگے اب آپ صاحبان سب فواید ونقصانات اُسکے آپکے روبرو ہیں آپ خود دانا ہیں اِسقدر بدنامی بیوگان کی سختی ملک کی بربادی اور اپنی دایمان اکو۔ برہمنوں اور ست بچنوں کی گالیوں اور دو چار روز کی جھوٹی ولغو بدنامی کو جو در اصل فی الحقیقت نیک نامی اور کار خیر ہے وزن کریں۔ پس اب آپکو ہرگز لازم نہیں کہ باعث خوف برہمنان دوست بچنیان و بزدلی وپست ہمتی وبیحوصلہ گی اپنے پر اسقدر سزا اور ہمقوموں پر سختی وبدنامی وملک پر بربادی لاویں۔ اِسلئے اب آپکو مناسب ہے کہ اِس چند روز کی لغو وبدنامی سے بیخوف وخطر ہوکر والنٹس کے گھوڑے پر سوار ہو حوصلہ کی باگ ہاتھ میں پکڑ ہمت کا چابک لگا منزل مقصود پر پہونچکر ست بچنیوں دمہو توفوں وبھیڑ چالیوں کو دو چار نمونہ دکھا ان بچاری عاجزونکو اسقدر سختی اور ذلت اور اپنے ہم قوموںکو بدنامی اور اپنے وجود کو سزا اور اپنے ملک کو بربادی سے بچاویں۔ آیندہ آپکو اختیار ہے +

راقم خیرخواہ ہنود از لودیانہ

اخبارات تاربرقی

شملہ ۷ رجولائی۔ امیر کابل نے اپنا ایک عہدہ دار قندھار کو اِس غرض سے روانہ کیا ہے کہ شہر مذکور سرکار انگریزی کی افواج سے خالی کرایا جاوے +

برلن ۸ رجولائی بسمارک کا فیصلہ وزرات جسمیں یہہ درج ہے کہ چاء اور کافی پر محصول زیادہ کیا جائے عنقریب نفاذ پذیر ہونے والا ہے +

لنڈن ۹ رجولائی۔ گزٹ میں ایک اشتہار اِس مضمون کا شایع ہوا ہے کہ ۵ رجولائی ۱۸۸۰ء کو ہندوستان کا زر اصل پانچ فیصدی سود پر خریدا جائیگا +

شملہ ۹ رجولائی میجر کیونگناری صاحب الٰہ حال کو پشاور سے کابل کو روانہ ہونگے +

کلکتہ ۹ رجولائی۔ کرنل سٹن فیلڈ صاحب پرایویٹ سکرٹری نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر و سر اشیلی ایڈن صاحب کے ساتھ شملہ کو جائنگے۔ مسٹر ہنبری صاحب سٹوارٹ صاحب بلی صاحب کے بجائے قایم مقام پرایوٹ سکرٹری مقرر ہونگے +

کیمرڈون کے چھاپہ خانونکا جو نقصان آتش زدگی کے باعث ہوا اُسکی تعداد دس لاکھ روپیہ کی ہے۔ مس رڈکلف جو کلکتہ کے نرس سکول کی ایک طالب علم تھی اور بورڈنگ میں رہا کرتی تھی یکایک گم ہوگئی ہے چنانچہ پولیس تلاش میں ہے +

لنڈن ۹ر جولائی۔ ہوس آف کامنس میں گورنمنٹ کے برخلاف ۲۰۶ ارائے اتفاق اور ۵۶ کے اختلاف کے سبب مجلس کنبٹ میں ایک وزیر تجارت و زراعت کا تقرر منظور ہوا +

قسطنطنیہ ۹ر جولائی۔ سلطان ٹرکی نے محمود ندیم پاشا کو پھر اس غرض سے بلایا ہے کہ اُسکو وزیر اعظم یا اپنا کوئی وزیر مقرر کر دے لیکن سفیر انگریزی اس انتظام کے برخلاف ہے محمود نے سر اے لیارڈ صاحب کی خدمت میں ایک مراسلات اس مضمون کا بھیجا کہ اگر میں سلطان کی خواہش کے مطابق مقرر ہو جاؤں تو مشرق میں انگریزی فواید کو تقویت دونگا مگر افسوس ہے کہ میری تقرری پر مخالفت ہوتی ہے +

کلکتہ ۱۰ر جولائی۔ ہیم چندر کنور جسکو کسی کوچوان نے زخمی کیا تھا مر گیا +

قندھار ۱۰ر جولائی۔ رائیفل کے تین آدمی شکار کھیل رہے تھے اور پانچ دیسی سواروں نے ۳۰ گز کے فاصلے سے اپنی پستولیں بھر کر انکی طرف فیر کیں۔ ایک آدمی نے اُن میں سے بندوق ماری مگر نشانہ نہ لگا۔ چند سوار ان لوگوں کی تلاش اور سراغ رسانی کے واسطے گئے ہیں ہیضہ کی کثرت واقع ہوتی ہیں مگر گورہ لوگوں میں کوئی نہیں ہوئی۔ ڈرم میجر کے قاتلونکی تحقیقات کامل ختم ہوئی +

لنڈن ۱۰ر جولائی۔ کیپ ٹون کی خبر آمدہ ۲۴ر جون سے معلوم ہوا کہ کرنل کریلاک صاحب کا دستہ فوج ۱۹ر جون کو قلعہ جلمسفورڈ میں پہونچا۔ ۲۰ر جون کو سب ملکے آگے کی طرف بڑھے ۲۱ر جون کو دریائے انبالازی پر پہونچے اور دشمن کے تھوڑے سے مقابلہ کے بعد اسپر پل بنایا گیا کل رات لنڈن میں ایک دعوت کی مجلس ہوئی۔ لارڈ سالسبری صاحب نے افغانستان کے معاملات میں برٹش پالسی پر غور کر کے کہا کہ افغانستان ابھی ایک سلطنت ہے۔ اور سرحد انگریزی محفوظ ہو گئی ہے۔ اعلیٰحضرت سلطان صلح کی خواہشمند تھیں اور بحرہ روم پر ٹرکی کا قبضہ رہنا چاہئے +

لنڈن ۱۰ر جولائی۔ سر گارنٹ ولسلی صاحب ۲۳ر جون کو کیپ ٹون میں پہونچکر فوراً انشال کو روانہ ہو گئے۔ ۲۴ر جون کو انگریزی افواج کسٹی وایو کی کرال سے ۵۰ میل اس طرف تھیں۔ فوجی اجلاس نے لفٹنٹ کار صاحب متعلقہ رجمنٹ پیدل نمبر ۹ کی نسبت جو بروقت قتل پرنس امپریل کے ساتھ تھا تجویز کی ہے کہ بجائے انگلنڈ کو بھیجا جاوے +

برلن ۱۰ر جولائی۔ نارتھ جرمن گزٹ سے سینٹ پیٹرزبرگ کو یہہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ گورنمنٹ روس نے جنرل لزارف کو حکم دیا ہے کہ مرو کو محصور اور تباہ کیا جائے کیونکہ ٹکی کے حملہ آور اُس میں پناہ گزین ہوتے ہیں +

بمبئی ۱۱ر جولائی۔ ٹائمیس آف انڈیا کو خاص پیغام قندھار مورخہ ۱۰ر جولائی سے معلوم ہوا کہ حاکم ہرات نے امیر محمد یعقوبخان کو ایک چٹھی اس مضمون کی بھیجی ہے کہ آپکو مناسب تھا کہ انگریزوں سے صلح نکرتے۔ وہ آپکو موقع پاکر ایسا ہی خراب کرینگے جیسا کہ آپکے والد شیر علیخان کو کیا تھا۔ میں ایرانیوں سے نہیں لڑونگا کیونکہ ایک درازمدت گذشتہ تک وہ مجھ سے نہایت عمدہ سلوک کرتے رہے ہیں۔ خواہ کچھ ہی ہو ہرات میرے ہی پاس رہیگی آپ نہیں رکھ سکتے +

ایرانی فوجیں سرحد افاغنہ میں سیستان تک پہونچ گئی ہیں اور غالباً یعقوبخان اُنسے جواب لینگے۔ ترکمانی فوجیں ہرات کے دروازوں تک لوٹ مار کرتی ہیں۔ قندھار میں ہیضہ ترقی پر ہے شہر میں اُسکا بہت زور ہے +

پونا ۱۱ر جولائی۔ بمبئی سنٹرل رائفل کمپنی کی کٹھی میں ۸ر ستمبر کو نشانہ لگانے والوں کو جو امتحان میں کامل نکلے ہیں تمغے تقسیم ہونگے۔ اور اس کمپنی کے سکرٹری کرنل گلاسپی صاحب ہیں +

قندھار ۱۱ر جولائی۔ کل سے پھر یہاں ہیضہ شروع ہونے لگا ہے +

توپخانہ کے برگیڈ نمبر ۲ کی باٹری ڈی کا ایک سپاہی اور پلٹن نمبر ۶ کے دو سپاہی اور ایک باٹری کا اور سپاہی اور رائفل کا ایک سپاہی ہیضہ سے فوت ہوا۔ کل اموات ۵ ہوئیں۔ اور ابھی تک کوئی نیا بیمار نہیں ہوا +

لنڈن ۱۱ر جولائی۔ ہوس آف کامنس میں میر مجلس نے ایک افسر کو اسلئے مقرر کیا ہے کہ وہ سارا حال بحث کا تحریر کیا کرے۔ کیونکہ آئرلنڈ کے ممبران اکثر رایوں کے مخالف رہتے ہیں آج مسٹر پارنیل نے میر مجلس پر الزام لگانے کیواسطے ایک رائے پیش کی مگر وہ رائے نامنظور ہوئی۔ کیونکہ مسٹر پارنیل کے معاون ۲۹ اور مخالف ۴۲۱ تھے +

سر نارتھ کوٹ نے ایک رائے پیش کی اور لارڈ ہارٹنگٹن نے اُسپر اپنا اتفاق ظاہر کیا۔ اور رائے یہہ تھی کہ ہمارا کلی بھروسہ میر مجلس پر ہے۔ بعد بحث کے اُسکو سب نے منظور کیا +

پوسٹ ماسٹر جنرل نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ جو ٹھیکہ ڈاک کا سال گذشتہ میں دیا گیا تھا اُسمیں بیس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ اور ہندوستان کی ڈاک میں ۷۶۵۰۰۰ روپیہ کا نقصان رہا۔ اور صاحب موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ فی الحال جدید ٹھیکہ جو دیا گیا ہے تو ہندوستان کو قریب چوتھائی کے ادا کرنا چاہئے +

قندھار ۱۲ر جولائی۔ دوسرا سپاہی جو رائفل کا ہیضہ میں مبتلا ہوا تھا وہ بھی فوت ہو گیا۔ ۳۶ گھنٹہ گذر چکے ہیں کہ کسیکو ہیضہ نہیں ہوا +



کلکتہ ۱۴ جولائی ۔ وہ آگ جو کاشی پور میں لگی تھی ابتک فرو نہیں ہوئی ۔ فایر برگیڈ برابر کوشش کر رہا ہے کہ آگ بجھائی جائے مگر ابتک کچھہ نہیں ہوا +

مہارانی سورنومئی نے جو قاسم بازار میں ہے پانچسو روپیہ بابو گوپال چندر مکرجی کو جو اخبار لونگ ہدیا تو گور کا ایڈیٹر ہے اسواسطے دئے ہیں کہ جو حالات اُس جلسہ کے جو دہلی میں بتقریب اختیار خطاب قیصر ہند منعقد ہوا تھا اور ایک صاحب نے انکو لکھا تھا وے بنگالی زبان میں ترجمہ ہو کر اخبار مذکور میں شایع کئے جائیں +

دارجلنگ میں بہت ہی پانی برسا یہانتک کہ پہاڑ کے پتھر بھی رو کے ساتھہ بہہ گئے ہیں +

لنڈن ۱۲ جولائی ۔ شہزادہ نپولین جو جنگ زولو میں مارا گیا تھا اُسکی تجہیز و تکفین کی رسومات شہر چیزل ہرسٹ میں بڑی دھوم دھام کے ساتھہ ادا ہوئیں +

حضور قیصر ہند اور پرنس آف ویلس اور شاہی ڈیوک تجہیز و تکفین کے وقت موجود تھے +

برلن ۱۲ جولائی ۔ پارلیمنٹ جرمن نے یہہ تجویز منظور کی ہے کہ اُن چیزوں پر جو بیرونی ممالک سے جرمن میں آتی ہیں محصول لگایا جاوے +

کلکتہ ۱۵ جولائی ۔ جس بازار میں سرکاری کاغذ اسٹامپ وغیرہ فروخت ہوا کرتے ہیں اُسمیں ایک بڑا ہنگامہ برپا ہوا کیونکہ معلوم ہو گیا ہے کہ چند جعلی پرامیسری نوٹ کیسنے جاری کر دئے تھے ۔ مسمی چھوٹے لال مارواڑی مہاجن بمبئی کی طرف سے آیا اور اُسنے بیان کیا کہ میننے ۴۴ لاکھہ روپیہ کے پرامیسری نوٹ خرید کئے ہیں ۔ مگر پھر یہہ معلوم ہوا کہ اُسنے اُن نوٹوں پر اپنے طرف سے فروخت کنندوں کے نام لکھہ لئے ہیں مگر جب اوا کرنیکا وقت آگیا تو یہہ راز کھل گیا +

ابکچھہ عرصہ کے بعد اُس مانجھی کے مقدمہ کا فیصلہ جسکی غفلت سے دو جہاز موسومہ سٹی آف فلورنس اور گنوپس آپسمیں ٹکرا گئے تھے ہونے والا ہے +

رانچی کے ضلع سکول کے ایک کلارک کو عمر قید بعبور دریای شور کی سزا دیگئی کیونکہ اُسنے کچھہ غبن کیا تھا +

رنگون ۱۴ جولائی فی الحال منڈالی میں امن امان ہے ۔ قوم شان کے بغاوت کی بابت کچھہ سننے میں نہیں آیا ۔ کرنل برون قایم مقام ریزیڈنٹ منڈالی نے درخواست کی ہے کہ یہاں پر ایک اگنبوٹ بھیجا جاوے

نئے عہد کی شرایط ابھی تک پیش نہیں ہوئیں +

قندھار ۱۴ جولائی ۔ مفصلہ ذیل پلٹنوں میں ہیضہ شروع ہو گیا ہے ۔ پلٹن نمبر ۵۹ جو قلعہ میں مقیم ہے اُسکے دو سپاہی مبتلائے ہیضہ ہوئے اور دوسری پلٹن جو قلعہ میں ہے اُسکا ایک آدمی ۔ اور پلٹن رائفل نمبر ۶ کا جو ہیڈ کوارٹر کے کنپ میں ہے اُسکا ایک آدمی چنانچہ پلٹن رائفل کا ایک اور نمبر ۵۹ کا ایک آدمی ہیضہ سے فوت ہوا ۔ اور چھاونی میں توپخانہ کے برگیڈ ای کی باٹری اے کا ایک آدمی اور توپخانہ کے برگیڈ نمبر ۲ کی باٹری نمبر ۵ کا ایک آدمی ہیضہ میں مبتلا ہوا +

پلٹن گورکھا نمبر ۲ آج اور ایک جگہہ جائیگی کیونکہ یہاں تندرست نہیں رہتی تھی +

لنڈن ۱۴ جولائی ۔ مسٹر سمتھ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ یہہ مقرر ہو گیا ہے کہ ایسٹ انڈین عجایب خانہ کو ساوتھہ کنسنگٹن کے عجایب خانہ کے ساتھہ شامل کیا جاوے اور اِن عجایب خانوں کی کچھہ عجایب چیزوں کا حصہ برٹش عجایب خانہ میں بھیجا جاوے اور کچھہ حصہ انڈیا میں روانہ کیا جاوے ۔ اس تجویز سے گورنمنٹ ہند کے اخراجات میں ۰۰۰۰۰ روپیہ کا فایدہ ہوگا +

جو خبر امریکہ جنوبی کے اضلاع سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ وہاں پر شدت گرمی پڑ رہی ہے اور شہر ممفس میں زرد تپ پھیل رہی ہے ۔ روئی کے کارخانے جو شہر ملا کبرن اور اُلڈہیم میں ضلع لنکشیر میں ہیں اکثر بند ہو گئے +

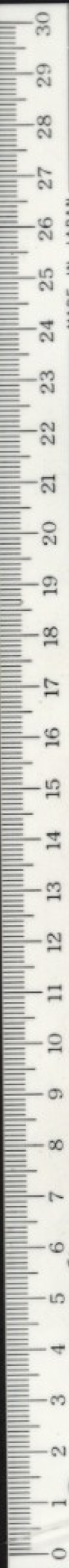
لنڈن ۱۴ جولائی ۔ آج شام کو ہوس آف کامنس میں اسسٹنٹ سکریٹری امورات خارجیہ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ روسی وزیر امور خارجیہ اور اور روسی ایلچی نے جو لنڈن میں ہے یہہ ظاہر کیا کہ جنگ حال کے کرنے سے جو ترکمانوں کے ساتھہ ہونے لگا ہے اُس سے ہمارا یہہ مطلب نہیں ہے کہ ہم مرو پر قبضہ کر لیں +

بمبئی ۱۵ جولائی ۔ ۲۰ ڈاکوؤں میں سے جو گرفتار کئے گئے تھے ۹ مجرموں کی نسبت عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم ہوا کیونکہ یہہ ثابت ہو گیا کہ مقام ناآد اور چیکلی اور پلاسپی میں اُنہوں نے ڈاکہ مارا تھا اور اُس لڑائی میں جو پہاڑی بنام نساپائی پر ہوئی تھی اُسمیں یہہ شریک تھے ۔ اور اِن ساتونمیں سے دو کی نسبت پھانسی کا حکم ہوا کیونکہ اُن پر ثابت ہو گیا کہ اُنہوں نے مقام ساپانگہ میں خون کیا تھا ۔ اور اگر یہہ حکم ہائی کورٹ سے بحال ہے تو مقام پلاسپی میں مجرمونکو پھانسی دیجائیگی اور باقیوں میں سے ۳ کی نسبت وہی حکم ہوا ہے جو ۹ مجرمونکی نسبت ہوا اور ۷ کی نسبت تین برس قید کا حکم ہوا ہے کیونکہ اُنہوں نے چوری کا مال اپنے پاس رکھا ۔ اور ایک آدمی عدم ثبوت میں رہا +

خط

خط مندرجہ ذیل بجنسہ درج اخبار کیا جاتا ہے

مشفق مہربان عنایت فرمائے مخلصان شاہزادہ شاہپور صاحب



و شاہزادہ نادر جب بہادر معہ کل شاہزادگان لودیانہ دام الطافہ *

بعد سلام شوق ملاقات بہجت آیات کے واضح رائے سامیانکے ہووے فضل الٰہی سے یہاں بصورت خیریت ہے اور خیر عافیت آں شاہزادہ گان کی ہمیشہ ہم خداوند کریم سے چاہتے ہیں حال یہہ ہے کہ عرصہ کثیر سے شاہزادہ عبد الحمید خان صاحب رسالدار اس رجمنٹ پنجم پنجاب میں بعہدہ رسالداری کے معزز اور ممتاز تھے اور جبتک رسالدار صاحب زندہ اور سلامت رہے اپنی نوکری پر نہایت مستعد اور سرگرم رہے ہیں اور کار مفوضہ کو نہایت ہوشیاری اور دیانت سے انجام دیتے رہے اور ہر ایک اپنے کمان افسر صاحب بہادر کو اپنی حسن خدمت سے رضامند اور خوش رکھتے رہے چنانچہ اس خدمت اچھی سے رجمنٹ کے اچھے افسران جلیل القدر اُنسے بہت خوش اور رضامند رہے ازانجا کہ اب یہہ خدمت کابل کی جو درپیش ہوئی تو اس خدمت میں بھی وہ اچھی خدمتگذار رہے اور جب ملک خوست میں مقدمہ ہوا تو انہوں نے نہایت دلیری سے اپنے سواران تریپ کو مفسدان کے سر پر لاکر انکو زیر و زبر کرکے ایسی انکی سرکوبی کری کہ جس سے رسالہ کا گورنمنٹ میں ایسا نام ہوا اور سرکار ایسی رضامند اور خوش ہوئی کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا ہے مگر افسوس یہہ ہے کہ جب شاہزادہ عبد الحمید خان صاحب ملک خوست سے واپس بہ کمپ کورم کے ہوئے تو وہاں بعارضہ بیماری تپ کے اس جہان فانی سے بعالم جاودانی کے رحلت فرما گئے چنانچہ مجھکو رسالدار صاحب کے فوت ہو جانے سے نہایت رنج ہوا اور بلکہ نہایت غم

اطلاعنامہ

بعدالت چیف کورٹ پنجاب مقدمہ صیغہ ازدواج نمبرہ ۱۸۹۹ء

الیمن سایلہ — بنام عبد اللہ رسپانڈنٹ

بنام عبد اللہ دیسی عیسائی جو اخیر مرتبہ بمقام گجرات بود و باش رکھتا تھا واضح رہے کہ سایلہ متذکرہ بالا نے ۹ ؍ جون ۱۸۹۹ء کو تمہارے برخلاف ایک سوال بموجب ایکٹ طلاق ۱۸۶۹ء مجریہ ہند باستدعا کالعدم ہونے ازدواج کے عدالت ہذا میں گذرانا تھا اور ۲۳ ؍ ماہ مذکور کو جسٹس تھارنٹن صاحب نے جو منجملہ حکام چیف کورٹ ایک حاکم ہیں یہہ حکم صادر کیا تھا کہ تمپر سوال مذکور کا اجرائے بجائے طریقہ معمولی کے اور طریقہ پر اُس طرح سے کیا جائے جسکی نسبت دفعہ ۱۰۸ ایکٹ ۱۸۷۲ء میں شرط درج ہے اس سبب سے تم بذریعہ اطلاعنامہ ہذا ۲۱ ؍ جولائی ۱۸۹۹ء کو ۱۱ بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں بمقام لاہور اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہونے اور وہاں سوال مذکور کے جواب دینے کے لئے طلب کئے جاتے ہو۔ سوال مذکور کی ایک نقل اس غرض سے کہ تمہاری درخواست پیش کرنے پر تمہارے حوالہ کیجائے دفتر رجسٹرار عدالت ہذا میں طیار رکھی ہے اگر تم حکم مندرجہ بالا کی تعمیل نکروگے باوجود تمہاری غیر حاضری کے عدالت ہذا سوال مذکور کی سماعت شروع کرے گی اور اُسپر حکم صادر کرے گی۔

مورخہ ۲۴ ؍ جون ۱۸۹۹ء بمقام لاہور واقع پنجاب۔

دستخط قایم مقام رجسٹرار

اطلاع عام

عظیم خان عیسائی ولد منشی بخش اللہ خان مرحوم ساکن لودیانہ *

بخدمت جملہ صاحبان رئیسان شہر لودیانہ بلکہ ہر جگہ کے باشندگان کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ جایداد پدرم منشی بخش اللہ خان مرحوم کو مسماۃ حوری زوجہ چہارم متوفی والدہ محمد فدوی کی فروخت کرنا جایداد پدری کو ارادہ کرے تو مناسب ہے کہ کوئی صاحب کسی طرح کے دھوکھہ میں نہ آوے اور جایداد متوفی مذکور کو رہن و یا خرید نہ کرے کسواسطے کہ حصہ اُس میں شامل جایداد میرا بھی ہے بغیر شامل ہونے اور موجود ہونے میرے کے کسی امر وہ جایداد فروخت نہ ہوسکیگی اور بلکہ محکمہ سرکار سے بھی رجسٹری بیعنامہ وغیرہ کی نہ ہونی چاہئے اطلاعاً گذارش ہے فقط بتاریخ ۷ ؍ جولائی ۱۸۹۹ء۔

العبد

کاکا عرف محمد عظیم خان خلف منشی بخش اللہ خان مرحوم

ببر کلاں حال وارد مشن احاطہ شہر راولپنڈی

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت اسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے *

دستخط

جی۔ ای۔ ڈ کفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا